43012-اللہ تعالی شدید العقاب ہے

سوال

میرا ایک دوست گانے سنتا ہے، اور جب میں اسے نصیحت کرتا ہوں تو وہ مجھے کہتا ہے یقینا اللہ تعالی بہت غفور رحیم ہے، لیکن میں اسے کہتا ہوں، اللہ تعالی شدید العقاب بھی ہے .... میں سنت نبویہ سے دلیل چاہتا ہوں کہ اللہ تعالی شدید العقاب ہے.

پسندیدہ جواب

اول :

دوست کو راہ راست پر لانے کی حرص رکھنے پر ہم سائل کے شکر گزار ہیں، کیونکہ حقیقت میں دوست اپنے بھائیوں کو نصیحت اور راہنمائی کرتے رہتے ہیں، اور مال کمانے کی بجائے وہ ہدایت کی حرص رکھتے ہیں اس میں وہ سستی و کاہلی سے کام نہیں لیتے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

{اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست اور ولی ہیں وہ ایک دوسرے کو نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہیں، اور نماز کی پابندی کرتے اور زکاۃ ادا کرتے ہیں، اور اللہ تعالی اور اس کے رسول کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہیں، انہی لوگوں پر اللہ تعالی اپنی رحمت کریگا، یقینا اللہ تعالی غالب حکمت والا ہے} التوبۃ (71).

دوم :

جمہور علماء کرام گانے بجانے کی حرمت کے قائل ہیں، اس لیے کہ گانے بجانے کی حرمت کے کتاب و سنت میں بہت سارے دلائل پائے جاتے ہیں، اور ابن عباس، ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہم اور شعبی، ثوری وغیرہ دوسرے علماء کرام سے یہی منقول ہے.

دیکھیں : سنن البیھقی (223/10) محلی ابن حزم (59/9) المغنی ابن قدامہ (160/14).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (5000) کے جواب کا مطالعہ کریں.

سوم :

اللہ تعالی کے عذاب کی شدت کے متعلق آیات و احادیث بہت ہیں جن کی دو قسموں میں تقسیم ممکن ہے :

پہلی قسم :

وہ آیات و احادیث جن کا بلاواسطہ گانے بجانے سے تعلق ہے.

دوسری قسم :

اللہ تعالی کی عذاب کی عمومی شدت.

پہلی قسم کے متعلق کئی ایک احادیث وارد ہیں جن میں سے چند ایک ذیل میں درج کی جاتی ہیں :

انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"دو آوازیں دنیا و آخرت میں ملعون ہیں : نعمت اور خوشی کے وقت بانسری کی آواز، اور مصیبت کے وقت آہ بکاہ"

اسے البزار نے روایت کیا ہے، اور المقدسی نے الاحادیث المختارہ میں، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے "تحریم آلات الطرب" کے صفحہ (51) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور اللہ تعالی کی رحمت سے دوری کا نام لعنت ہے.

عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اس امت میں خسف (زمین میں دھنسانا) اور مسخ (شکلیں مسخ کرنا) اور قذف (پتھروں کی بارش) ہوگا، تو مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ کب ہوگا ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب گانے بجانے والیاں اور موسیقی کے آلات ظاہر ہوں گے، اور شراب نوشی کی جانے لگے گی"

سنن ترمذی حدیث نمبر (2138) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

دوسری قسم :

قرآن کریم کے دلائل :

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

{اے ایمان والو اپنے آپ اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آگ اور پتھر ہیں، اس پر ایسے سخت رو شدید قسم کے فرشتے مقرر ہیں جو اللہ تعالی کی نافرمانی نہیں کرتے، اور وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا گیا ہے} التحریم (6).

اور ایک دوسرے مقام پر فرمان ربانی ہے :

{جس دن وہ اپنے منہ کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے، اور ان سے کہا جائیگا دوزخ کی آگ لگنے کے مزے چکھو} القمر (48).

اور ایک اور مقام پر رب جلا و علا کا فرمان ہے :

{تو اگر تم ایسا نہ کر سکو، اور تم ہر گز نہیں کر سکو گے تو تم اس آگ سے ڈر جاؤ جس کا ایندھن آگ اور پتھر ہیں} البقرۃ (24).

اور ارشاد باری تعالی ہے :

.{جب کہ ان کی گردنوں میں طوق ہوں گے، اور زنجیریں ہوں گی انہیں کھولتے ہوئے پانی میں گھسیٹا جائیگا، اور پھر جہنم کی آگ میں جلاتے جائیں گے }.المومن (71-72).

اور فرمان باری تعالی ہے :

.{اور انہوں نے فیصلہ طلب کیا، اور تمام سرکش ضدی لوگ نامراد ہوگئے، اس کے سامنے جہنم ہے، جہاں اسے پیپ کا پانی پلایا جائیگا، جسے وہ بمشکل گھونٹ گھونٹ کرکے پیئے گا، پھر بھی وہ گلے سے اتار نہ سکے گا اور اسے ہر جگہ سے موت آتی دکھائی دے گی، لیکن وہ مرنے والا نہیں، پھر اس کے پیچھے بھی سخت عذاب ہے }.ابراہیم (15-17)

اور ارشاد باری تعالی ہے :

.{بیشک زقوم (تھوہر) کا درخت گنہگار کا کھانا ہے، جو تلچھٹ کی طرح ہے، اور پیٹ میں کھولتا رہے گا تیز گرم پانی کی طرح، اسے پکڑلو پھر گھسیٹتے ہوئے جہنم کے بیچ لے جاؤ، پھر اس کے سر پر سخت گرم پانی کا عذاب بہاؤ، (اسے کہا جائیگا) چکھتا جا تو بہت عزت اور بڑے اکرام والا تھا }.الدخان (43-49).

اور ایک مقام پر اللہ عزوجل کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

.{کافروں کے لیے آگ کے کپڑے بنا کر کاٹے جائینگے، اور ان کے سروں پر سخت کھولتا ہوا پانی بہایا جائیگا، جس سے ان کے پیٹ کی سب چیزیں اور کھالیں گلا دی جائینگی، اور ان کی سزا کے لیے لوہے کے ہتھوڑے ہیں یہ جب بھی وہاں کے غم سے نکل بھاگنے کا ارادہ کرینگے انہیں واپس لوٹا دیا جائیگا، (اور کہا جائیگا) جلنے کا عذاب چکھو }.الحج (19-22).

اس کے علاوہ اور بھی بہت ساری آیات ہیں.

سنت نبویہ کے دلائل :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"قیامت کے روز جہنم لائی جائیگی تو اس کی ستر ہزار لگامیں ہونگی، اور ہر ایک لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہونگے جو اسے کھینچ رہے ہونگے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2842).

اور ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

"تمہاری یہ آگ جو ابن آدم جلاتا ہے یہ جہنم کی آگ کے سترویں حصہ سے ایک حصہ ہے"

صحابہ کرام عرض کرنے لگے : اللہ کی قسم اگر اتنی ہی ہوتی تو کافی تھی.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جہنم کی آگ اس آگ سے انہتر درجہ زیادہ ہے، اور ہر ایک حصہ کی گرمی اس آگ جتنی ہی ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (3265) صحیح مسلم حدیث نمبر (2843).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں کچھ اس طرح فرمایا :

"جو شخص نشہ آور چیز پیتا ہے اللہ تعالی کا اس سے عہد ہے کہ وہ اسے طینۃ الخبال پلائے گا"

صحابہ کرام نے عرض کیا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم طینۃ الخبال کیا ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جہنمیوں کا پسینہ ، یا جہنمیوں کا نچوڑ اور پیپ ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2002).

اور ایک حدیث میں فرمان نبوی ہے :

"اگر دنیا میں زقوم (تھوہر) کا ایک قطرہ ٹپکا دیا جائے تو دنیا والوں کے لیے ان کی معیشت خراب ہو کر رہ جائے ، تو جس کا یہ کھانا ہو گا اس کی حالت کیا ہو گی"

سنن ترمذی حدیث نمبر (2585) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (5126) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ایک حدیث میں ارشاد نبوی ہے :

"جہنمیوں میں سب سے کم ترین عذاب والا وہ شخص ہو گا جسے آگ کی جوتی اور تسمے پہنائے جائینگے ، جس سے اس کا دماغ اس طرح کھولے گا جس طرح ہنڈیا کھولتی ہے ، وہ یہ سمجھے گا کہ اس سے سخت اور شدید عذاب کسی اور کو نہیں ہو رہا ، حالانکہ اسے سب سے کم عذاب ہو گا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6562) صحیح مسلم حدیث نمبر (213).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"دنیا میں ناز و نعمت والے جہنمی شخص کو لا کر جہنم کی آگ میں صرف ایک غوطہ دیا جائیگا ، پھر اس سے دریافت کیا جائیگا : اے ابن آدم کیا تم نے کبھی کوئی خیر دیکھی ہے ؟

کیا کبھی تم پر کوئی نعمت ہوئی ؟

تو وہ جواب میں کہے گا : اے میرے پروردگار اللہ کی قسم نہیں کبھی نہیں"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2707).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے :

"اگر اس مسجد میں ایک لاکھ یا اس سے بھی زیادہ لوگ ہوں اور ان میں صرف ایک شخص جہنم والوں میں سے ہو اور وہ سانس لے اور وہ سانس کی ہوا انہیں لگ جائے تو وہ مسجد اور اس میں جو ہیں وہ سب جل جائیں"

اسے بزار نے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (3668) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور "الجواب الکافی" میں ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اور بہت سے جاہل قسم کے لوگ اللہ تعالی کی رحمت اور عفو و کرم پر اعتماد کرتے ہوئے کر بیٹھتے ہیں، اور انہوں نے اللہ تعالی کے امر و نہی کو ضائع کر دیا، اور وہ اللہ تعالی کی سزو عقاب کو بھول بیٹھے ہیں کہ اللہ تعالی کا عذاب مجرموں سے نہیں ہٹتا، اور جو شخص گناہ پر مصر رہنے کے ساتھ ساتھ اللہ کی بخشش و معافی پر اعتماد کر بیٹھتا ہے تو وہ معاند اور سرکش کی طرح ہی ہے.

اور بعض علماء کا کہنا ہے :

جس نے دنیا میں صرف تین درہم کی چوری کی سزا میں تیرا ایک عضو کاٹ دیا، تو تم یہ نہ سمجھو کہ آخرت میں بھی اس کی سزا اتنی ہی اور اس جیسی ہوگی.

اور حسن رحمہ اللہ سے کہا گیا :

ہم دیکھتے ہیں کہ آپ بہت زیادہ اور لمبا روتے ہیں ؟

تو انہوں نے جواب دیا : مجھے خوف رہتا ہے کہ وہ مجھے آگ میں ڈال اور کوئی پرواہ نہ کرے.

اور وہ کہا کرتے تھے :

کچھ لوگ ایسے ہیں جنہیں بخشش کی امید نے تباہ کر کے رکھ دیا حتی کہ وہ توبہ کیے بغیر ہی مر گئے، ان جیسے افراد میں سے ایک کا یہ کہنا ہے کہ : میں اپنے پروردگار سے اچھا گمان رکھتا ہوں، حالانکہ وہ اپنے اس دعوی میں جھوٹا ہے، کیونکہ اگر وہ اپنے رب کے ساتھ گمان اچھا رکھتا تو عمل بھی اچھے کرتا.

پھر ابن قیم رحمہ اللہ نے اللہ تعالی کے عذاب کی شدت کے دلائل میں بعض احادیث ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں :

اس موضوع اور باب میں احادیث اس سے بھی بہت زیادہ ہیں جو ہم نے بیان کی ہیں، اس لیے جسے اس کی نفی کی نصیحت کی جائے اسے ان احادیث سے چشم پوشی نہیں کرنی چاہیے، اور وہ اپنے نفس کو معاصی کرنے میں چھوڑ دے، اور حسن ظن اور حسن امید سے معلق رہے" اھ مختصرا.

دیکھیں : الجواب الکافی صفحہ نمبر (53–68).

واللہ اعلم.